اسلام اپنی شان میں آخری اور کامل مذہب ہے۔
اسلام ایسا کامل مذہب ہے جو حسن سے لبالب ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍ جون ۱۹۹۳ء بمقام نارتھ کیپ اوسلو ناروے)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ نہ صرف آخری مذہب ہے بلکہ کامل ہے اور کامل ہونے کی وجہ سے آخری ہے ورنہ اپنی ذات میں محض آخری ہونا تو کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ایک انسان جو سب سے آخر پر مرے گا وہ انسانوں میں سے آخری ہوگا لیکن فی الحقیقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے قیامت اشرار الناس پر آئے گی (مشکوۃ کتاب العلم والفضل صفحہ:۵۸)۔ ان لوگوں پر جو سب سے زیادہ شریر ہوں گے تو لازماً آخری مرنے والا شریر ترین انسان ہوگا اور اُس کے باوجود وہ آخری کہلائے گا۔ پس قرآن کریم کا یہ حسن ہے کہ محض آخری ہونے کا دعویدار نہیں ہے بلکہ اس بنا پر آخری ہونے کا دعویدار ہے کہ سب سے زیادہ کامل ہے۔ اگر حسن میں کوئی آخری ہو، درجہ کمال میں کوئی چیز آخری ہو تو وہ آخر ہونا کوئی معنی رکھتا ہے۔ اُس سے بہتر اُس نوع میں، اس قسم میں اور کوئی چیز پیدا نہ ہو سکے۔ پس اسلام اگر کامل ہے تو لازماً اس نے آخری ہونا ہے کیونکہ کامل کے بعد اور کسی چیز کا تصور نہیں ہوسکتا۔ جو چیز درجہ کمال کو پہنچ جائے اُس سے نہ کچھ کم ہوسکتا ہے، نہ اس میں کچھ زیادہ ہوسکتا ہے۔ جیسا کوئی پیالہ لبالب بھر جائے اُس میں ایک قطرہ بھی نہ اضافہ کیا جاسکے، نہ اُس میں سے نکالا جاسکے کیونکہ جب نکالتے ہیں تو پھر اُس کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ لبالب بھرا ہوا ہے۔

پس اسلام ایک ایسا کامل مذہب ہے جو حسن سے لبالب بھر چکا ہے اور چونکہ اس کے حسن میں اضافہ نہیں ہو سکتا اس لئے آخری ہے۔ اس دعویٰ کو جب ہم دنیا کے دیگر مذاہب کے ساتھ پرکھتے ہیں تو ہر اُس شعبے میں جس میں مذہب تعلیم دیتا ہے، اسلام کی تعلیم زیادہ خوبصورت، کامل بلکہ اکمل دکھائی دیتی ہے۔ کوئی ایک بھی شعبہ زندگی کا نہیں جس میں انسان کو دلچسپی ہو یا انسان کے لئے دلچسپی ہونی چاہئے اور اُس شعبے میں قرآن کی تعلیم باقی تمام مذاہب کی تعلیم سے زیادہ حسین تر اور مناسب تر نہ ہو۔

اب لفظ عبادت کا استعمال ہو رہا ہے۔ ہر مذہب کے ساتھ عبادت کا تعلق ہے۔ دنیا میں کوئی مذہب عبادت کے تصور کے بغیر رہ نہیں سکتا لیکن میں نے اس پہلو سے دنیا کے مذاہب کا مقابلہ کر کے دیکھا اور یہ جائزہ لیا کہ عبادت کے مضمون میں کس کس مذہب نے کیا کچھ بیان کیا ہے۔ تو آپ جب اسلام کے ساتھ یہ موازنہ کر کے دیکھتے ہیں تو سارے مذاہب یوں لگتا ہے کہ ازمنۂ گزشتہ کی چیزیں ہیں جن کا زمانہ حال سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں رہتا۔ جیسے Evolution میں پیچھے رہ جانے والے جانور ہوں اور اُن کا انسان سے مقابلہ کیا جا رہا ہو۔ اتنی وسعت ہے اسلام کی عبادت کی تعلیم میں کہ اُس کا کسی دوسرے مذہب کے ہاں تصور ہی نہیں ملتا۔ مثلاً ہندو مذہب کا مطالعہ کر لیجئے، بدھ ازم کا مطالعہ کر لیجئے، یہودیت کا کر لیجئے، عیسائیت کا کر لیجئے۔ ہر جگہ آپ کو عبادت کا مضمون تو ملے گا۔ مگر یہ دکھائی نہیں دے گا کہ مختلف حالات میں عبادت کو کیا رنگ اختیار کرنا چاہئے؟ مجبوری کی عبادت کا کوئی ذکر نہیں ملے گا، بیمار کی عبادت کا کوئی ذکر نہیں ملے گا، مسافر کی عبادت کا کوئی ذکر نہیں ملے گا، ایسے بیمار کی عبادت کا ذکر نہیں ملے گا جو لیٹا ہوا ہو اور اٹھ بھی نہ سکتا ہو۔ ایسے بیمار کی عبادت کا کوئی ذکر نہیں ملے گا جو منہ سے بول نہ سکتا ہو، انگلی تک نہ ہلا سکتا ہو۔ اُس کو کیا کرنا چاہئے؟ عبادت کے ضمن میں آپ کو پاکیزگی کا تصور تو ملے گا لیکن یہ نہیں پتا چلے گا کہ اگر پانی میسر نہ ہو تو کیا کرنا ہے؟ پاکیزگی کا ذکر ملے گا تو پاکیزگی کی قسمیں موجود نہیں ہوں گی۔ یہ نہیں پتا چلے گا کہ پاکیزگی کتنی قسموں کی ہے؟ کس حد تک انسان ادنیٰ حالت میں پاکیزگی اختیار کر کے عبادت کے لائق ہو سکتا ہے؟ درجہ بدرجہ پاکیزگی کتنا ترقی کرتی ہے؟ تیمّم سے لے کر یا خشک ڈھیلوں کے استعمال سے لے کر غسل تک تمام مختلف مراحل جو پاکیزگی کے ہیں اُن سب کا قرآن کریم میں یا احادیث میں یا سنت میں بیان

موجود ہے۔ پھر مرد کی پاکیزگی اور عورت کی پاکیزگی، مختلف حالتوں کی پاکیزگی، کنواروں کی پاکیزگی اور شادی شدہ لوگوں کی پاکیزگی۔

ایک عبادت کے تعلق میں، مختلف لوازمات پر نظر ڈال کر دیکھ لیں، تمام مذاہب پر نگاہ ڈالیں کہیں آپ کو اسلام کا عشر عشیر بھی ان کی تعلیم میں دکھائی نہیں دے گا۔ وہ مضمون ہی موجود نہیں ہے۔ ایک آدمی بیمار ہو جائے تو کیا کرے۔ ایک آدمی کو گرجا یا مندر یا کلیسا میسر نہ ہو تو اُسے کیا کرنا چاہئے۔ اسلام کی تعلیم اتنی وسیع ہے، اتنی عظیم الشان ہے کہ حضر و سفر کے تمام معاملات کے ہر پہلو پر نظر رکھتی ہے اور یہ بھی بیان کرتی ہے کہ اگر مسجد میسر نہ آئے تو تم کیا کرو۔

حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی شرف عطا فرمائے۔ اُن کا آپؐ نے مختلف وقتوں میں ذکر فرمایا۔ اُن میں سے ایک شرف آپؐ نے یہ بتایا خدا تعالیٰ نے میرے لئے اور میری امت کے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے؟ (مسلم کتاب المساجد حدیث نمبر: ۸۱۰) کوئی ایک بھی انسان نہیں ہے جو مسجد سے محروم رہ جائے اور ہم یہاں بیٹھے ناروے کی سرزمین پر ایک خوبصورت نالے کے قریب یا کیمپ میں جمعہ پڑھ رہے ہیں اس کی سند کیا ہے؟ یہ وہی سند ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے ورنہ دوسرے مذاہب میں تو اس کا کوئی ذکر، کوئی اشارہ تک آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ سفر میں عبادت کرنے کا ہی کوئی تصور نہیں کجا یہ کہ ساری زمین تمہارے لئے خدا کے حکم سے مسجد بنا دی گئی ہے۔ اب یہ مسجد ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین کے چپے چپے پر بنا رکھی ہے اور جہاں کہیں بھی اجتماعی عبادت کا وقت آئے گا وہیں مسجد کا تصور پیدا ہوگا۔ وہیں ہم سب مل کر اجتماعی عبادت کر سکتے ہیں۔

پھر اجتماعی عبادت اور انفرادی عبادت کے فرق جس تفصیل سے اسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ اُن کا کوئی ذکر اذکار کسی اور مذہب میں دکھائی نہیں دیتا اور حیرت انگیز تفصیل سے مختلف امکانات پر بحث فرمائی گئی ہے۔ جہاں نماز باجماعت پر زور ہے۔ مسجد تو بن گئی کیونکہ زمین کا چپّہ چپّہ مسجد بنا دیا گیا ہے۔ نمازی کہاں سے اکٹھے کرو گے۔ اگر باجماعت نماز پڑھنی ہے تو نمازی کہاں سے لاؤ گے۔ یہ سوال ہے جو پیدا ہوتا ہے یہ بھی اٹھایا گیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے جب نماز باجماعت پر زور دیا تو ایک بدوی نے جو گڈریا تھا جو بھیڑیں چراتا تھا اور اکثر اس صورت میں بعض دفعہ دنوں اُس

کو جنگل میں وقت کاٹنا پڑتا تھا دور ونزدیک کوئی انسان دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اُس کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ میں بھی باجماعت نماز پڑھوں۔ اُس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں کیا کرسکتا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے۔ بارہا جنگل میں دور بیابان میں مجھے نماز کا وقت آجاتا ہے اور کوئی دور ونزدیک مجھے انسان دکھائی نہیں دیتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تمہاری نماز بھی باجماعت ہوسکتی ہے تم اذان دو۔ اذان کی آواز سن کر کوئی دور سے جاتا ہوا مسافر تمہارے پاس آجائے تو سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں باجماعت نماز کرنے کے لئے تمہارا ساتھی بھیج دیا ہے اور اگر تمہاری اذان کے باوجود کوئی نہ آئے تب بھی تم تکبیر کہہ کر امامت کرواؤ اور خدا آسمان سے فرشتے اتارے گا اور وہ تمہارے ساتھ شامل ہوں گے اور تمہاری نماز باجماعت ہو جائے گی۔ **اس سے زیادہ کامل تعلیم دنیا میں متصوّر ہو ہی نہیں سکتی۔ تصور کو دنیا کے سب امکانی گوشوں میں دوڑا کے دیکھ لیں اپنے تخیل کی پرواز کو ہر امکان کا پہلو دکھا دیجئے اور اڑتے ہوئے آپ کا تصور ہر طرف امکان کی دنیا میں پَر مارے اور تلاش کرے کہ کوئی ایسی جگہ ہو جس جگہ اسلام کی نظر نہ پہنچی ہو۔ وہ نظر تھکی ہوئی واپس لوٹ آئے گی مگر دیکھے گی کہ اسلام کی نظر ہر مقام پر پہنچی ہوگی۔**

اس لئے یہی مذہب کامل ہے اور کامل ہونے کی وجہ سے ہر زمانے کے لئے اور تمام انسانوں کے لئے ہے یہی وہ مضمون ہے جس کو خدا تعالیٰ کی کامل تخلیق کے رنگ میں دنیا میں جو نظام پیدا فرمایا ہے۔ اُس کی مثال کے طور پر قرآن کریم بیان فرماتا ہے، فرماتا ہے کہ تو اپنی نظر کو دوڑا کے دیکھ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۞ (الملک: ۵) فتور دیکھنے کے لئے اپنی نظر کو دوڑاؤ، زمین و آسمان پر نگاہ ڈالو۔ کوشش کرو کہ کوئی ایک چھوٹا سا نقطہ بھی ایسا دکھائی نہ دے جہاں کوئی خلا رہ گیا ہو۔ جہاں تخلیق میں کوئی ادنیٰ سی بھی کمزوری پائی جاتی ہو۔ فرمایا تم ایسا نہیں کرسکو گے۔ پھر فرمایا دوبارہ نظر دوڑاؤ، ایک دفعہ پھر کوشش کرلو ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ دوبارہ دوڑاؤ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ تیری طرف تھکی ماندی، تھکی ہاری نظر واپس لوٹ آئے گی اور اُسے کوئی کمزوری، کوئی خلا دکھائی نہ دے گا۔ اس مضمون کا تعلق صرف ظاہری کائنات سے نہیں ہے بلکہ اُس روحانی کامل کائنات سے بھی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بطور اسلام نازل فرمائی گئی جو قرآن کے ذریعے ہمارے سامنے پیش فرمائی گئی ہے۔ اس روحانی کائنات پر

بھی بعینہٖ یہ مضمون صادق آتا ہے۔

پس آج ہم اس سفر میں گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہر امکانی ضرورت کا چودہ سو سال پہلے سے خیال رکھا تھا اور ہم ایک ادنیٰ سا بھی تردّد اس بات میں محسوس نہیں کر رہے کہ جمعہ کا وقت آ گیا ہے، کیسے جمعہ ادا کریں، کہاں مسجد کی تلاش کریں، پانی پوری طرح میسر نہ آئے تو کیا کیا جائے۔ ہر **امکان کو اسلام نے پوری طرح پہلے سے پیش نظر رکھ کر اُس کی ضروریات کو پورا فرما رکھا ہے۔ اس کو کہتے ہیں کامل مذہب، اسی کا نام آخری مذہب ہے۔** کوئی آخری قابل تعریف نہیں جب تک کہ وہ کامل نہ ہو اور انہی معنوں میں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ آخریت کے درجہ کمال تک پہنچے کیونکہ حسن و جمال میں درجۂ کمال تک پہنچ گئے تھے۔ اس لئے کہ حسن میں آپ ﷺ سے اوپر درجہ متصور نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے حسن خلق میں اور حسن سیرت میں اور حسن کردار میں اس سے اوپر کا کوئی مضمون انسانی ذہن میں آ ہی نہیں سکتا تھا۔ آخری حدوں کو آپ ﷺ نے چھوا ہے اس لئے آپ ﷺ آخری ٹھہرائے گئے اور ان معنوں میں یہ آخری ہونا قابل تعریف ہے۔ خدا کرے کہ ہم ان معنوں میں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی امت کا وہ آخری حصہ بن جائیں جن کو اٰخَرِیْنَ کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے آخرین کی ایک یہ تعریف فرمائی ہے کہ یاد رکھو کہ تم خدا تعالیٰ کی وہ آخری جماعت ہو جس نے یہ یہ عظیم الشان کام کرنے ہیں یہاں زمانے کے لحاظ سے آخری ہونا نہ پیش نظر تھا، نہ کوئی معنی رکھتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تم وہ آخری جماعت ہو جس نے بنی نوع انسان کو اپنے مراتب اور اپنے کمالات کے لحاظ سے آخری مقام تک پہنچانا ہے اگر تم ایسا کرو گے تو حضرت محمد مصطفی ﷺ کی آخریت کی غلامی کا حق ادا کرو گے۔ اگر اس میں ناکام رہے تو حضرت محمد مصطفی ﷺ تو پہلے بھی آخر تھے اور آخر تک آخر ہی رہیں گے۔ ہمیں پوری طرح آپ ؐ کی غلامی کی طرف منسوب ہونے کا جو حق وہ میسر نہیں آئے گا۔

خدا کرے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری جماعت ثابت ہوں جو آخری نبی ؐ کے شایان شان بنے۔ آپ ؐ کے قدموں کے ساتھ وابستہ ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)